

علاماتِ قیامت

اور

عقیدہٴ ظہورِ مہدی

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

مؤلف

مولانا سہیل باغا

ناشر

فتح نبوت ایڈمی (پرائیویٹ) لمیٹڈ

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحات
۱	مرضِ سائل	۱
۲	آنکھ کیا کیا تھکے آنے والے ہیں؟	۲
۳	تپاست کی شکایاں	۶
۴	علاماتِ تپاست کی تین قسمیں	۸
۵	قسمِ اول (علاماتِ ہیوندہ)	۵
۶	قسمِ دوم (علاماتِ متوسطہ)	۶
۷	قسمِ سوم (علاماتِ قریبہ)	۷
۸	قسمِ دوم (علاماتِ متوسطہ)	۸
۹	قسمِ سوم (علاماتِ قریبہ)	۹
۱۰	تپورِ مہدی	۱۰
۱۱	حضرتِ مہدی کے بارے میں اہلِ سنت کا عقیدہ	۱۱
۱۲	حضرتِ مہدی علیہ الرحمہ کے تپور کی شکایاں	۱۲
۱۳	حضرتِ مہدی کا تپور کب ہوگا اور کتنے دن رہے گا؟	۱۳
۱۴	تپور کے بعد حضرتِ مہدی کے کارنامے کیا ہوں گے؟	۱۴
۱۵	کاغذ	۱۵
۱۶	کاغذ کی ضرورت	۱۶
۱۷	مراۃ الکامدی اور سماں ہے	۱۷
۱۸	حضرتِ یحییٰ علیہ السلام اور حضرتِ مہدی دو شخص ہیں	۱۸
۱۹	ایک شہادہ اس کا ازالہ	۱۹

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده و نصلي على رسوله الكريم. آمين

عرض مؤلف

عنور اقدس ﷺ کو اپنی امت کی ایسی طرحی کہ اس فکر کے اندر آپ ﷺ ہر وقت پریشان رہتے تھے چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ:

”کان رسول الله ﷺ دائم التفكير في مواسل الاحزان“

ترجمہ: عنور اقدس ﷺ ہمیشہ فکر مند سوچ میں ڈوبے ہوئے ہوتے تھے اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہر وقت آپ ﷺ پر کوئی غم چھلوا ہوا ہے۔ کیونکہ غم ہیے ہیج کرنے کا تھا؟ یا وہ غم اپنی شان و شوکت پر جانے کا تھا؟ بلکہ غم اس بات کا تھا کہ جس قوم کی طرف مجھے بھیجا گیا ہے، میں اس کو کس طرح جہنم کی آگ سے بچاؤں اور کس طرح ان کو گمراہی سے نکال کر سیدھے راستے پر لے آؤں اور اس شریعہ غم میں دکھلا ہونے کی وجہ سے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ہمارا آیت نازل فرمایا، جن میں آپ ﷺ کو تسکین ہونے سے دعا کیا ہے۔ فرمایا:

”لعلک باجمع لکسک ألا یفلحوا مؤمنین“

(سورۃ الشعراء، آیت ۳)

یعنی آپ اپنی جان کو کیوں ہلاک کر رہے ہیں، اس وجہ سے کہ یہ لوگ

نہیں نکلے گا رہے ہیں۔

ایک حدیث میں عنور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ میری مثال اس شخص

تھیں ہے جس نے ایک آگ سجائی اور آگ کو دیکھ کر پر دالے آگ پر گرے
 گئے۔ وہ شخص جن پر دلوں کو آگ سے دور رکھنے کی کوشش کر رہا ہے تاکہ وہ آگ
 میں گر کر جل نہ جائیں۔ اسی طرح میں بھی تمہیں جہنم کی آگ سے بچانے کی کوشش
 کر رہا ہوں، تمہاری کمری بکڑ بکڑا کر تمہیں دک رہا ہوں، مگر تم جہنم کی آگ کے
 اندر گرے جا رہے ہو۔

آپ ﷺ کو اپنی امت کے ان لوگوں کی اتنی غرضی اور صرف امت کے
 ان افراد کی غرضی تھی جو آپ ﷺ کے زمانے میں موجود تھے، بلکہ آنحضرت
 دالے زمانے کے لوگوں کی بھی آپ ﷺ کو غرضی۔

آنحضرت کیا کیا تھے آنے والے ہیں؟

چنانچہ آپ ﷺ نے آنحضرت آنے والے لوگوں کو بتایا کہ تمہارے
 زمانے میں کیا کیا حالات پیش آئے والے ہیں؟ تقریباً تمام احادیث کی کتابوں
 میں ایک مستقل باب ”مہو اب الفتن“ کے نام سے موجود ہے، جس میں ان
 احادیث کو جمع کیا گیا ہے جن میں حضور اقدس ﷺ نے آنے والے فتنوں کے
 بارے میں لوگوں کو بتایا اور ان کو خبردار کیا کہ دیکھو آنحضرت زمانے میں یہ تھے
 آنے والے ہیں۔ چنانچہ ایک حدیث میں حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تسكون ظن كقطع الليل المظلم“ (مشکوٰۃ ص ۳۶۳)

”تقریباً وہ چری رات کی تاریکیوں کی طرح تاریک تھے

ہوں گے۔“

یعنی جس طرح ہر ایک رات میں انسان کو بکھ نظر نہیں آتا کہہ دی جاتے؟ رات کہیں ہے؟ اسی طرح ان فتنوں کے زمانے میں بھی یہ بکھ میں نہیں آئے گا کہ انسان کیا کرے اور کیا نہ کرے؟ اور وہ فتنے پودے معاشرے اور ماحول کو گھیر لیں گے اور بظاہر ان سے کوئی جانے نہ پتا نظر نہیں آئے گی اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان فتنوں سے اٹھنا تعالیٰ کی پناہ مانگا کر اور پیڑھا کیا کرو:

”اَتْلُوْهُم بِمَا تَكُوْنُوْنَ فِيْهِ مِنْ الْفِتَنِ يَتْلُوْهُمُ بَيْنَهَا وَخَا يَنْقُتُ“

ترجمہ: اے علماء! ہم آنے والے فتنوں سے آپ کی پناہ چاہتے ہیں، ظاہری فتنوں سے بھی اور باطنی فتنوں سے بھی پناہ چاہتے ہیں۔

فرض دہوں قسم کے فتنوں سے پناہ مانگی چاہیے اور یہ ذمہ منصوص اندر ﷺ کے معصومات کی ذمہ داری میں شامل تھی۔

اس دور فتن میں ایمان کی حفاظت جس قدر ضروری اور اہم تھی جتنی ہادی ہے اس سے قبل کی نہیں تھی۔ مسیحا کذاب سے لے کر مسیحا حجاب مرزا نظام احمد قادیانی تک نبوت کے جھوٹے دعوے دہریوں کو حکام دست نے ہر دور میں پہنچایا کیا ہے ان کے دعوئی کو غلط ثابت کیا۔

نبوت کے جھوٹے دعوئی کا روپ دھار کر عوام کو بےوقوف بنانے والوں نے مہدی اور نئے کادموئی شروع کیا۔ یہ وہ خود کے دلچسپ دست مسٹر کے ایمان پر ڈاکو لٹنے کے لئے مہدی کے ایمان جھوٹے دعوئیوں کی پشت پناہی کرتے رہے ہیں اور آج بھی کر رہے ہیں۔

فقیر کی خواہش تھی کہ ان حالات میں ایک ایسی کتاب شائع کی جائے جس میں حضرت مہدی علیہ الرحمہ کے ظہور سے متعلق قرآن کریم و احادیث مبارکہ کی روایتی میں مفصل صورت حال اور دشمنان دین کے ہر دعویٰ کا تودہ موجود ہو۔ مثلاً حضرت مہدی علیہ الرحمہ کا کیا نام ہوگا؟ ان کا علیہ کیا ہوگا؟ ان کی جائے ولادت کہاں ہوگی اور جائے شہرت اور جائے وفات کہاں ہوگی؟ کیا عمر ہوگی؟ اپنی زندگی میں کیا کیا کریں گے؟ کون کی رحمت ان کے ہاتھ پر کہاں ہوگی اور کتنی مدت تک ان کی سلطنت اور فرماں برداری رہے گی وغیرہ وغیرہ۔

انکار اللہ تعالیٰ علامتہ قیامت اور عقیدہ ظہور مہدی کے مطالعہ کے بعد ہر خیر مسلم باطل فرقوں کو آپس میں فتنہ کر سکے گا اور اسی طرح ہر مسلمان کے لئے اپنے ایمان کی حفاظت کرنے آسان ہو جائے گا۔

والسلام
 لا احقر الی اللہ
 سید ہادی
 (کربلا)

حدیث جبرائیل :-

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم (صحابہ کرام علیہم السلام) کی مجلس مبارک میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک ایک شخص اہل بیت اور یہاں آپ جس کا لباس تھا یہ صاف شمرے اور سفید کپڑوں پر مشتمل تھا اور جس کے ہاتھ تھامے ہوئے تھے وہ (اور پلندہ) تھے اس شخص پر دو سفر کی کوئی ملامت تھی (کس کو کہیں سے سفر کر کے آیا ہوا کوئی باطنی شخص سمجھا جاتا) اور نہ ہم میں سے کوئی اس کو سچ مانتا تھا (جس کا یہ مطلب تھا کہ وہ کوئی حقیقی شخص یا کسی کا مہمان بھی نہیں تھا) پھر حال وہ شخص نبی کریم ﷺ کے لئے قریب آ کر بیٹھا کہ آپ ﷺ کے گھٹنوں سے اپنے گھٹنے ٹاٹے اور ہر اس نے اپنے دونوں ہاتھ اپنی دونوں باتوں پر رکھ لئے (جیسے ایک سعادت مند کا اپنے ٹھیلے والے ہاتھوں کے سامنے ہاتھ چھتا ہے اور اس کا ہاتھ کی باتیں سننے کے لئے برتن خوب ہو جاتا ہے) اس کے بعد اس نے عرض کیا اے محمد ﷺ! اللہ کو اسلام کی حقیقت سے آگاہ فرمائیے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تم اس حقیقت کا اعتراف کرو اور کہہ دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور ہر تم پابندی سے نواز چکے ہو (اگر صاحب نصاب ہوتو لا کہو لا کا کہو) یہاں کے لوگ سے دیکھو اور نہ بصر ہوتو یہ اللہ کا کاف کہہ اس شخص نے یہ سن کر کہا آپ ﷺ نے کئی فرمایا۔ حضرت عمر کہتے ہیں کہ اس (تھکان) پر ہمیں قہر ہوا کہ یہ شخص (ایک عالم آدمی کی طرح پہلے ہی) آپ ﷺ سے دریافت کرتا ہے اور پھر آپ ﷺ کے جواب کی تصریح بھی کرتا ہے (جیسے اس کو ان باتوں کا پہلے سے علم ہو) پھر وہ شخص

یہ اسے محمد ﷺ؟ اب ایمان کی حقیقت یہاں فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا
 (ایمان یہ ہے کہ) تم اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں
 اور قیامت کے دن کو دل سے مانو اور اس بات میں یقین رکھو کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔
 آ ۲ ہے وہ سب نوحہ و تنقید کے مطابق ہے۔ اس شخص نے (یہ سن کر) کہا
 آپ ﷺ نے کج فرمایا۔ پھر کیا؟ چھاب لکھے یہ بتائیے کہ ایمان کیا ہے؟ بی
 کریم ﷺ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اس کو
 دیکھ رہے ہو اور اگر ایسا ممکن نہ ہو (یعنی اس کا حضور قلب ضرور نہ ہو سکے) تو پھر
 (یہ دیکھو کہ) وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ پھر اس شخص نے عرض کیا قیامت کے
 دن سے میں لکھے بتائیے (کہ کب آنے کی) آپ ﷺ نے فرمایا اس بارے میں
 جواب دینے والا سوال کر لے والے سے لیا وہ نہیں جانتا (یعنی قیامت کے حقیقی
 کب آنے کی، میرا علم تم سے لیا وہ نہیں ہے) خاتم جانتے ہو اب جیسی مجھ کو معلوم
 ہے۔ (بخاری، ص ۱۲، ج ۱)

قیامت کی نشانیاں

یہ حدیث حیران کن کہانی ہے، اس حدیث میں حیران کن طریقہ اسلام نے
 پانچ اس سوال یہ کیا کہ پھر ان کی نشانیاں ہی بتا دیجئے جن سے یہ معلوم ہو سکے کہ اب
 قیامت قریب ہے۔

آنحضرت ﷺ نے اس سوال کے جواب میں قیامت کی وہ نشانیاں

یہاں لکھی:

(۱) اول یہ کہ کوئی اپنی مالک کو جتنے۔۔۔ اس کی بھرتیا اہل علم نے کی طرح سے کی ہے۔ سب سے بھرتیوں یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس میں عباد کی بھرتائی کی طرف اشارہ ہے۔ مطلب یہ کہ قرب قیامت میں عباد اپنے والدین سے اس قدر برکت ہو جائے گی کہ لڑکیاں جن کی فطرت ہی والدین کی اطاعت، خصوصاً والد سے محبت اور پیار ہے، وہ بھی والدین کی بات اس طرح بھرتائے لگیں گی جس طرح ایک آقا اپنے زور غریب غلام کو کوئی بات کوئی قوم نہیں سمجھتا تو گھر میں اس باپ کی حیثیت غلام کو کوئی کی ہو کر رہ جائے گی۔

(۲) دوسری نکاتی یہ بیان فرمائی کہ والد کو جن کی کل تک حاضری سے کوئی حیثیت نہ تھی، جو نکلے پاؤں اور برہنہ جسم، جنگل میں بکریاں چرایا کرتے تھے، وہ بڑی بڑی عمارتوں پر لڑکایا کریں گے۔ لیکن سب اہل ملک معزز ہو جائیں گے ان دور نکلتوں کے علاوہ قرب قیامت کی اور بہت سی طائفہ حدیثوں میں بیان کی گئی ہیں۔ مگر یہ سب قیامت کی "پھولی نکلتیاں" ہیں اور قیامت کی بڑی بڑی نکلتیاں جن کے ظاہر ہونے کے بعد قیامت کے آنے میں زیادہ دیر نہیں ہوگی یہ ہیں:

(۱) حضرت مہدی علیہ الرضوان کا ظاہر ہونا اور بیت اللہ شریف کے سامنے رکھ کر عوام کے درمیان لوگوں کا ان کے ہاتھ پر بیعت عقافت کرنا۔

(۲) ان کے زمانے میں کانے و پال کا لگنا اور چالیس دن تک زمین میں نسا و پال۔

(۳) وہاں لوگوں کے لئے حضرت یحییٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا۔

(۳) سورج ماحول کا لگتا۔

(۵) دلیہ الارض کا منہ پھاڑے لگتا۔

(۶) سورج کا مغرب کی جانب سے ظہور ہوا اور یہ قیامت کی سب سے بڑی نشانی ہوگی۔ جس سے ہر شخص کو خطر آنے کا کہاب زمین و آسمان کا نظام برہم ہوا چاہتا ہے اور اب اس نظام کے توڑ دینے اور قیامت کے برپا ہونے میں زیادہ دیر نہیں ہے۔ اس نشانی کو دیکھ کر لوگوں پر خوف و ہراس طاری ہو جائے گا، یہاں عالم کی تاریخ کا وقت ہوگا جس طرح انسانی نوع کی حالت میں تو قبول نہیں ہوتی اسی طرح اب سورج مغرب سے ظہور ہوگا تو قبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔
(ترمذی ص ۶۷ ج ۲)

اس قسم کی کچھ بڑی بڑی نشانیاں اور بھی آنحضرت ﷺ نے بیان فرمائی ہیں۔ قیامت ایک بہت خوفناک چیز ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے لئے تیار کرے کی قریشی عطا فرمائے اور قیامت کے دن کی دوسو انہیں اور ہولناکیوں سے اہل ایمان کو محفوظ رکھے۔

علامات قیامت کی تین قسمیں

قرآن حکیم میں جو علامات قیامت سے متعلق بیان فرمائی گئیں ہیں وہ زیادہ تر ایسی ہیں جو بالکل غریب قیامت میں ظاہر ہوں گی اور آنحضرت ﷺ نے احادیث میں ان کے بارے میں بھی بیان فرمایا ہے۔ علامت قیامت کی تین قسمیں ہیں۔
علامہ محمد بن عبدالرحمن بن عوف (رحمۃ اللہ علیہ) نے اپنی کتاب

”الاشاعة لاشراط الساعة“ میں علاماتِ قیامت کی تین قسمیں کی ہیں:

(۱) علاماتِ بعیدہ۔

(۲) علاماتِ متوسطہ جن کو علاماتِ مقررئی بھی کہا جاتا ہے۔

(۳) علاماتِ قریبہ جن کو علاماتِ مقررئی بھی کہا جاتا ہے۔

قسم اول (علاماتِ بعیدہ)

علاماتِ بعیدہ وہ ہیں جن کا ظہور کافی پہلے ہو چکا ہے۔ ان کو ”بعیدہ“ اس لئے کہا جاتا ہے کہ ان کے ظہور قیامت کے درمیان بسطِ زیادہ کا صلہ ہے، مثلاً رسول اللہ ﷺ کی بعثت، شیخ القمر کا واقعہ، رسول اللہ ﷺ کی ولادت، جنگِ سلمیٰ، یہ سب واقعات نزدیکِ قرآن و حدیث علاماتِ قیامت میں سے ہیں اور ظاہر ہو چکے ہیں۔

قسم دوم (علاماتِ قریبہ)

انہی علاماتِ بعیدہ میں سے قریب کا شمار ہے جس کی شکلِ ظہور قیامت میں ظہور ہو گی تھی۔ مسلمانوں اور کافرین کے مابین یہ علامات ذکر کی ہیں، بخاری میں حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

قال ابو هريرة قال رسول الله ﷺ لا تقوم

الساعة حتى تقاتلوا الترك صفاد الايمن حمير

الرجوه ذلف الاكرف كنان وجوههم المحان
المطرقة ولا تقوم الساعة حتى تقتلوا قوما تعاليم
الشعر.

وفي حديث عمر و بن تغلب مرفوعاً وان
من اشراط الساعة ان تقتلوا قوما عراض الوجوه.
(مشکوٰۃ ص ۳۶۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت نہیں آئے گی یہاں
تک کہ تم ترکوں سے جنگ کرو گے جن کی آنکھیں پھولیں،
چہرے سرخ اور ناکیں پھولیں اور بچھنی ہوں گی، ان کے
چہرے (گولائی اور سوتائی میں) ایسی اُعلیٰ کی مانند ہوں
گے جس پر تہ پتہ پڑا چڑھا دیا گیا ہو اور قیامت نہیں آئے گی
یہاں تک کہ تم ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے
جوتے بالوں کے ہوں گے۔

دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
”قیامت قیامت میں سے یہ بھی ہے کہ تم ایک ایسی قوم سے
جنگ کرو گے جن کے چہرے سرخ (چہرے) ہوں گے۔“

اور مکی مسلم کی ایک حدیث میں ان کی یہ صفت بھی بیان کی گئی ہے کہ

”يَأْتِيَنَّهُمُ الشَّعْرُ“ (مسلم ص ۳۹۵، ج ۲) یعنی وہ بالوں بالہاں پہنچنے لگے۔

ان اعدائے میں میں نے نام سے مسلمانوں کی جنگ کی خبر دی گئی ہے یہاں تک کہ یہ وہ
جو ترکستان سے قہر الہی میں کہ عالم اسلام پر ٹوٹ چڑھے تھے، اس قوم کی جو جو
تخصیصات رسول اللہ ﷺ نے بتلائی تھیں وہ سب کی سب فتنہ نگار میں رو دیا اور
نہیں۔ یہ فتنہ نگار جو میں اپنے غرض سے پہنچا جب کہ نگار یوں کے ہاتھوں مشروط
بلند کا میر جاگ جاوے گا آ یا، انہوں نے جو عباس کے آخری خلیفہ مستحکم کو قتل کر
دیا اور عالم اسلام کے بیشتر ممالک میں کی زد میں آ کر نہ رہ رہ گئے۔

شمارح مسلم خاندانوں نے دہلی کی آکھوں سے دیکھا ہے کیونکہ ان کی ولادت ۱۲۱۵ء میں ہندوستان ۱۲۱۶ء میں ہوئی اور انہی امارت کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

یہ سب لاشیں گوریاں رسول اللہ ﷺ کا انکسار ہیں۔ کیونکہ ان ترکوں سے جنگ ہو کر رہی، وہ سب صفات ان میں موجود ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی تھیں، آنکھیں پھوٹی، چہرے سرخ، آنکھیں پھوٹی اور چھٹی، چہرے غریب، ان کے چہرے انکی ذہالی کی طرح ہیں جن پر پت پت پتلا اچھا عبادا گیا ہو، بالوں کے جوڑے پھٹتے ہیں، غرض یہ ان تمام صفات کے ساتھ انہوں نے خدا سے مذاکرہ میں موجود ہیں، مسلمانوں نے ان سے بار بار جنگ کی ہے اور اب بھی ان سے جنگ جاری ہے، ہم خدائے کریم سے دعا کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے حق میں بہر حال انجام بخیر کرے ان کے معاملہ میں بھی اور دوسروں کے معاملہ میں بھی اور مسلمانوں پر اپنا نصف دولت عطا کرے اور ان کے لئے رحمت نازل فرمائے اپنے رسول ﷺ پر جو اپنی خواہش نفس سے نہیں فرماتے بلکہ جو کہو دینا فرماتے ہیں وہی ہوتی ہے جو ان

کے اس بھیجی ہوتی ہے۔

غار الحجاز

علامت ہیرو میں سے ایک علامت ہزار کی وہ عظیم آگ ہے جس کی
جنگی غیر رسول اللہ ﷺ نے دی تھی۔ بخاری اور مسلم نے یہ حدیث
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان الفاظ میں نقل کی ہے:

”عن رسول اللہ ﷺ قال لا تقوم الساعة

حتى لا يخرج ناز من نواحي الحجاز تضیی احشاق

الابل بصوری۔“ (بخاری ص ۱۰۵۴، ج ۲)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت نہ

آئے گی یہاں تک کہ ہر ذمین ہزار سے ایک آگ نکلے گی جو

بھرنی میں گاؤں کی گردیں روشن کرے گی۔

اوسٹ الباری میں مزید تفصیل کے ساتھ یہ روایت ہے،

”عن عمرو بن الخطاب يرفعه لا تقوم

الساعة حتى يسيل و اتمن نواحي الحجاز بالنار

لظنی له احشاق الابل بصوری۔“

(فتح الباری ص ۶۸، ج ۱۳، بحوالہ الکامل لا بن عدی)

ترجمہ: ”حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ

عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل فرمایا کہ ”قیامت نہیں

آئے گی یہاں تک کہ ہزار کی وادیں میں سے ایک وادی

آگ سے بہرہ پڑے جس سے بھرتی میں آگ کی گواہی
رہتی ہو جائے گی۔

بھرتی میں طبع اور عقل کے درمیان شام کا مشہور شعر ہے جو عقل سے
نہیں مرط (تقریباً ۴۸ میل) پہنچتا ہے۔

یہ عظیم آگ بھی لکڑی کا تار سے تقریباً ایک سال پہلے عین طبع کے اوج
میں انہی صفات کے ساتھ ظاہر ہو چکی ہے۔ ان اعداد میں یہ ان کی گئی ہیں۔ یہ
آگ جسے سورج کی روشنی اور بحرہ کی طرح سیلوں میں بکھلی گئی جو
پہلے اس کی زندگی تھی۔ انہیں برا کھانا میرا دیا، اور کھانا بہ (۱۵۵) ایک
مستقل لکڑی کی اور چھٹی طرح لکڑی ہونے میں تقریباً تین ماہ لگے۔ اس
آگ کی روشنی کہ کربہ سے جڑا رہی کہ حدیث کی روشنی کوئی کے مطابق بھرتی
جیسے دور دورہ مقام میں بھی دکھائی گئی اس کی خبر تو ان کے ساتھ پورے عالم اسلام میں
کھلی گئی تھی چنانچہ اس زمانہ کے محدثین و مؤرخین نے اپنی تصانیف میں اور شعراء
نے اپنے کلام میں اس کا بہت تفصیل سے تذکرہ کیا ہے چنانچہ گنگی سلم کے مشہور
شاعر علامہ نورانی جو اسی زمانہ کے بزرگ ہیں وہ تذکرہ بالا حدیث کی شرح میں
فرماتے ہیں:

حدیث میں خبر آگ کی خبر دی گئی ہے یہ طاعات قیامت میں سے ایک
مستقل طاعت ہے اور ہمارے زمانہ میں عین طبع میں ایک آگ سورج جو میں لگی
ہے جو بہت عظیم آگ تھی عین طبع سے شرقی سمت میں اس کے پیچھے لگی ہے تمام
اہل شام اور سب شعراں میں اس کا علم پہنچا تو انہی چکا ہے اور خود لکھنے پڑنے کے

ان لوگوں نے خبر دی ہے جو اس وقت وہاں موجود تھے۔

مشہور سفر نامہ نگار ابن بطوطہ قسطنطنیہ کی اسی زمانہ کے بلند پایہ عالم ہیں انہوں نے اپنی کتاب "فتوح مصر و بلاد الشام" میں اس آگ کی مزید تفصیلات بیان کی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ اس حادثہ کے کذیبی بھی فرماتے ہیں۔

"پہاڑ میں عید طیبہ میں ایک آگ نکلی ہے۔ اس کی ابتدا ازبک دست زدہ سے ہوئی جو بعد ۳۵۵ ہجری (۹۶۶ء) کی رات میں عشاء کے بعد پہاڑ پر چڑھ کر وہاں چاشت کے وقت تک جاری رہا کہ قہم ہو گیا اور آگ قسطنطنیہ کے مقام پر نہ کے پاس نمودار ہوئی۔ جو اپنے عظیم شہر کی صورت میں نظر آ رہی تھی جس کے گرد فصیل بنی ہوئی ہو اور اس پر نگرے، برج اور پتھر بٹے ہوئے ہوں۔ لکھا ایسے لوگ بھی دکھائی دیتے تھے جو اسے دیکھ رہے تھے، جس پہاڑ پر گذرتی تھی اسے امدادی اور پکھلا دیتی تھی، اس بلور میں سے ایک حصہ سرخ اور پتھر کی سی شکل میں نکلتا تھا جس میں بادل کی سی گرج تھی۔ وہ سامنے کی چٹانوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا اور عراقی مسافرین کے اذیت ناک چہرے پر ہنس دیتا تھا۔ ایک بڑے پہاڑ کی مانند چمک رہی تھی، پھر آگ عید کے قریب تک پہنچ گئی، مگر اس کے باوجود عید میں غلطی نہ آئی رہی، اس آگ میں سفید کے سے بڑی دھواں کا مشاہدہ کیا گیا، پھر سے ایک ساتھی نے مجھے بتایا کہ میں نے اس آگ کو پانچ ہجری کی مسافت سے فساد میں بلک رہا ہوں اور پکھلا رہا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ وہ کب اور ہماری کے پہاڑوں سے بھی دیکھی گئی ہے۔" علامہ قسطنطنیہ آگے فرماتے ہیں کہ "یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کی نبوت کے دلائل میں سے ہے۔"

اسی زمانہ کے ایک اور بھلی اقتدار محنت جو ضابطہ تصفیعی
 التصفیٰ ہیں جنہوں نے اپنی کتاب "قایل القرو حنین" میں وہ خطوط نقل کئے
 ہیں جو اس واقعہ کے فوراً بعد ہی کو عید طیبہ کے قاضی اور دیگر حضرات کی طرف سے
 ملے، یہ خوب اس وقت و مقل میں ملے لگاتے ہیں:

"اول شعبان ۱۱۱۱ھ میں کی خطوط عید شریف سے آنے ان میں
 ایک عظیم اقتدار کی تصدیق ہے جو وہاں رہتا ہوا ہے، اس واقعہ سے اس حدیث کی
 تصدیق ہوگی جو بخاری و مسلم میں ہے (آگے دی حدیث ذکر کر کے لگاتے ہیں)
 اس آگ کا مشاہدہ کرنے والوں میں سے جن لوگوں پر لکھا تھا وہ ان میں سے
 ایک شخص نے لکھے تھا اس کا ہے یہاں پر آگ کی روشنی سے جا کے
 مقام پر خطوط لکھے گئے ہیں (بعض خطوط نقل کرنے کے بعد لگاتے ہیں) اور بعض
 خطوط میں ہے کہ عادی الکافیہ کے پہلے جسکو عید کی مشرقی سمت میں ایک عظیم
 آگ رونما ہوئی اس کے اور عید کے درمیان نصف یوم کی مسافت تھی، یہ آگ
 زمین سے اٹھ اسی میں سے آگ کی ایک عادی (نمبر) اسی پہ چڑی، یہاں تک
 کہ بھل احمد کی ملازمت میں آگئی۔ ایک اور خط میں ہے کہ ایک عظیم آگ کے
 باعث حرہ کے مقام پر سے زمین پھٹ چڑی۔ آگ کی مقدار (علیٰ و عرض میں)
 سہرہ نبوی کے برابر ہوئی اور دیکھنے میں یوں معلوم ہوا تھا کہ وہ عید ہی میں ہے۔
 اس میں سے ایک عادی ہی پہ چڑی جس کی مقدار چار طرح اور عرض چار بھل احمد
 سا زمین پر بہتی تھی اس میں سے چھوٹے چھوٹے پہاڑ سے نمودار ہوتے تھے۔
 ایک اور خط میں ہے کہ اس کی روشنی اتنی بھلی کہ لوگوں نے اس کا مشاہدہ کر کے کہا

(آگے فرماتے ہیں) کیا تم مجھوں ہستی روی پھر غلطی ہوگئی، جو بات مجھ پر واضح ہوئی وہ یہ کہ اس حدیث میں جس آگ کا ذکر ہے یہ وہی ہے جو حدیث کے لوگوں میں نکاہر ہوئی ہے۔

علامہ سموری نے ”وقایہ اللغات“ میں اس زمانہ کے لوگوں کے بیانات نقل کئے ہیں کہ اس زمانہ میں مدینہ طیبہ کے فوج میں آداب اور چاندی کی روشنی دھوئی کی کڑت کے باعث آگ کی دھندلی ہوگئی تھی کہ یہاں مسموم ہو جاتا تھا کہ سورج اور چاند کو گمان لگا ہوا ہے اور ابو شامہ کا یہ بیان بھی نقل کیا ہے کہ:

”اور علامہ سے یہاں دمشق میں اس کا پورا اثر ظاہر ہوا کہ یہاں سورج کی روشنی دھندلی ہوگئی تھی اور ہم جہان تھے کہ اس کا سبب کیا ہے؟ یہاں تک کہ ہمیں اس آگ کی خبر پہنچی تھی۔“

اسی زمانہ کے ایک اور بزرگ علامہ قطب الدین القسطلانیؒ ہیں جو بھی اس وقت جب کہ آگ لگی ہوئی تھی مگر کمرے میں موجود تھے، انہوں نے اس آگ کی تحقیق میں جڑی کاوش سے کام لیا حتیٰ کہ اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ تصنیف فرمایا، جس میں ملتی گواہوں کے بیانات قلم بند کیے ہیں، انہوں نے یہ سبب واضح بھی نقل کیا ہے کہ:

”مجھے ایک ایسے شخص نے بتایا ہے جس پر میں اعتماد کرتا ہوں کہ اس نے حرم کے چوروں میں سے ایک بہت بڑا چور اپنی آنکھوں سے دیکھا، جس کا بعض حصہ حرم مدینہ کی حد سے باہر تھا اور آگ اس کے صرف اس حصہ میں لگی جو حرم سے خارج تھا اور جب چور کے اس حصہ پر پکٹی جو حرم میں داخل تھا تو بجھ گئی اور

غضبی ہو گئی۔

یہ آنحضرت ﷺ کا ایک اور ٹکڑہ ہے کہ اتنی بڑی آگ حرم مدینہ میں داخل نہ ہو گئی حتیٰ کہ ایک سی پتھر کا جو حصہ حرم سے باہر تھا اُسے آگ لے لیا اور جو حصہ اندر تھا وہیں پہنچ کر آگ خود غصی ہو گئی۔

علامہ سہروردی جو مدینہ طیبہ کے مشہور مؤرخ ہیں انہوں نے مدینہ طیبہ کے مقامات مقدسہ اور چپہ چپہ کی تاریخ اور تھیلاکس جس کاوش سے اپنی کتاب ”وفاؤ الدعا“ میں بیان کی ہیں اس کی نظیر نہیں ملتی انہوں نے آگ کی تھیلاکس تقریباً ۱۳ اصطلاحات میں قلم بند کی ہیں اور جن حضرات کے زمانہ میں یہ واقعہ پیش آیا تھا ان کے بیانات تفصیل سے نقل کئے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس آگ کی روشنی نہ کر سکا اور نہ ہی راجہاں ساریہ اور اہری جیسے دوا دار مقامات میں دیکھی گئی۔

اسی زمانہ کے ایک بزرگ فاضل القضاۃ مسند الدین غنی ہیں جو دمشق میں حاکم رہے ہیں ان کی ولادت ۵۷۱ھ میں ہوئی، فاضل القضاۃ ہونے سے پہلے یہ اہرنی میں ایک مدرسہ کے مدرس تھے اور آگ کے واقعہ کے وقت بھی اہرنی میں تھے انہوں نے مشہور مفسرہ مؤرخ حافظ ابن کثیر کا خود بتایا کہ:

”جن دنوں یہ آگ نکل ہوئی تھی میں نے اہرنی میں ایک دیہاتی کو خود سنا جو میرے والد کو بتا رہا تھا کہ ہم لوگوں نے اس آگ کی روشنی میں لائٹوں کی گردیں دیکھی ہیں۔“

یہ ایچہ وہ بات ہے جس کی خبر رسول اللہ ﷺ نے مکیا حدیث میں دی تھی

حضور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ لوگوں پر ایک زمانہ آیا آئے گا کہ
 دین پر قائم رہنے والے کی حالت اس شخص کی طرح ہوگی جس نے انگڑے کو اپنی
 منگی میں پکڑ رکھا ہو، وہ قیادی اعتبار سے سب سے زیادہ نصیر و مدد فقیص ہوگا جو خود
 بھی کینہ ہو اور اس کا باپ بھی کینہ ہو، لیڈر بہت اور امانت دار کم ہوں گے، قبیلوں
 اور قوموں کے لیڈر منافق، دزلی ترین اور فاسق ہوں گے، بازاروں کے رئیس
 قاجر ہوں گے، پولیس کی کڑت ہوگی (جو خالصوں کی پشت پناہی کرے گی) بڑے
 بڑے مہرے، نااہلوں کو پیش گے، مڑے حکومت کرے لگیں گے، جہالت بہت پھیل
 جائے گی، یہاں تک کہ جہالت میں عورت اپنے شوہر کا ہاتھ نہ لگی مگر کساد پزاری
 ایسی ہوگی کہ طبع حاصل نہ ہوگا، باپ قتل میں لگی کی جائے گی، گھٹے کا رواج بہت
 بڑھ جائے گا، مگر تعلیم محض دنیا کے لئے حاصل کی جائے گی، قرآن کو گالے ہانپنے کا
 آلہ بنایا جائے گا، زیادہ شربت اور مالی مصنت کے لئے گاگا کر قرآن پڑھنے والوں
 کی کڑت ہوگی اور فقہاء کی قلت ہوگی، علماء کو قتل کیا جائے گا اور ان پر ایسا مصنت
 وقت آئے گا کہ وہ سرخا سونے سے زیادہ اپنی موت کو پسند کریں گے، اس امت
 کے آخری لوگ پہلے لوگوں پر مصنت کریں گے۔ (جو ملحد ص ۵۴، ج ۲)

امانت دار کو خائن اور خائن کو امانت دار کہا جائے گا، جو سنے کو سچا اور سچے
 کو جھوٹا کہا جائے گا، چھوٹی کو بڑا اور بڑی کو اچھا سمجھا جائے گا، انجمنی لوگوں سے
 حسن سلوک کیا جائیگا اور رشک داروں کے حقوق پامال کئے جائیں گے، یہی کی
 امانت اور ماں باپ کی نافرمانی ہوگی، مسجدوں میں شور و غلبہ اور دنیا کی باتیں
 ہوں گی، اسلام صرف جان بچان کے لوگوں کو کیا جائے گا (علامہ تفسیر صری احوال ص ۲)

میں ہے کہ سلام پر مسلمان کو کرنا چاہیے، خود اس سے جان بچان ہو یا نہ ہو۔
 عداوتوں کی کڑت ہوگی۔ نیک لوگ پیچھے پھریں گے اور کچھ لوگوں کو دوسرے ہوگا۔
 لوگ فقر و غریب کے طور پر دیکھی جائیں گے، اس لیے ایک دوسرے کا مقابلہ کریں
 گے۔ (مجموعہ ص ۵۵، ج ۲)

شراب کا نام خبیث، سود کا نام فحش اور دھوٹ کا نام دھوپہ رکھا کر انہیں حلال
 سمجھا جائے گا، سود، خبیث، گانے ہانے کے آلات، شراب خوری اور زنا کی کڑت
 ہوگی، یہ حیائی اور نامہائے عورت کی کڑت ہوگی، دھوٹ میں کھانے پینے کے علاوہ
 عورتیں بھی غش کی جائیں گی، تاکہ اپنی عورت چاک اسوات کی کڑت ہوگی، لوگ
 سوئی سوئی گدیوں پر سواری کر کے مسجدوں کے دروازوں تک آئیں گے، ان کی
 عورتیں بکڑے پھرتی ہوں گی مگر (کہاں) ہر ایک عورت چست ہونے کے باعث، اور آج
 ہوں گی، ان کے سر ختی لباس کے کوہن کی طرح ہوں گے، چپک چپک کر چلیں گی
 اور لوگوں کو اپنی طرف دیکھ کر رہیں گی، یہ دھوٹ میں داخل ہوں گی اور نہ ہی اس کی
 خوشبو پائیں گی، مؤمن آدمی لوگوں کے نزدیک باغی سے بھی زیادہ مداخلی ہوگا،
 مؤمن ان عورتوں کو دیکھے گا، مگر انہیں دیکھ سکے گا، جس کے باعث اس کا دلی
 اندر ہی اندر دکھائے گا کہ یہ گارہیں بہت ہوں گے۔ (مجموعہ ص ۵۵، ج ۲)

عداوت توسط میں اور بھی بہت سی علامات ہیں جن سب کی خبر
 رسول اللہ ﷺ نے اپنے دور میں دی تھی، سب کا ان کا تصور بھی مشکل تھا، مگر آج
 ہم اپنی آنکھوں سے ان سب کا مشاہدہ کر رہے ہیں، کوئی علامت صحابیؓ اپنا کو پہچانی
 ہوئی ہے اور کوئی ابتدائی مراحل سے گزر رہی ہے، سب پر سب علامات اپنی انتہا کو

تجلیوں کی تو قیامت کی بڑی بڑی اور قرچی علامات کا سلسلہ شروع ہو جائے گا،
 اٹھ مزاحل ہمیں ہر وقت کے شروع ہو جائیں گے اور ملاحتی یہاں کے ساتھ قبر تک
 پہنچا رہے۔

قسم سوم (علامات قریبہ)

یہ علامات بالکل قرب قیامت میں کیے ہوئے مگر بے ظاہر ہوں گی۔ یہ
 بڑے بڑے عالمگیر واقعات ہوں گے جنہاں کہ ”علامات کبریٰ“ بھی کہا جاتا
 ہے۔ مثلاً ظہور مہدی، خروج دجال، نزول یحییٰ علیہ السلام، خروج یاجوج ماجوج
 آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا اور دلوں کا زلزلہ اور زمین سے نکلنے والی آگ وغیرہ
 جب اس قسم کی تمام علامات ظاہر ہوں گی تو کسی وقت بھی ابھانک قیامت
 آجائے گی۔

ظہور مہدی

”مہدی“ لغت میں ہدایت یا فاضل کو کہتے ہیں۔ معنی احمدی کے علاوہ
 سے ہر ہدایت یا فاضل کو مہدی کہہ سکتے ہیں۔ لیکن احادیث میں جس مہدی کا ذکر
 آیا ہے اس سے ایک خاص شخص مراد ہیں جو آخر زمانہ میں یحییٰ علیہ السلام سے پہلے
 ظاہر ہوں گے۔

ظہور مہدی کے بارہا احادیث اور روایات میں درجہ کثرت کے ساتھ
 آئیں ہیں کہ وہ قیامت کو پہنچی ہیں اور اس وجہ صراحت اور وضاحت کے ساتھ

آئیں ہیں کہ ان میں ذریعہ اور مشاہد کی کجیاں مل گئیں۔ مثلاً حضرت مہدی کا کیا نام ہوگا؟ ان کا علیہ کیا ہوگا؟ ان کی جائے ولادت کہاں ہوگی اور جائے شہادت اور جائے وفات کہاں ہوگی؟ کیا عمر ہوگی؟ اپنی زندگی میں کیا کیا کریں گے؟ اول بیعت ان کے ہاتھ پر کہاں ہوگی اور کئی مدت تک ان کی سلطنت اور فرماں روائی رہے گی؟ وغیرہ وغیرہ۔ فرض ہے کہ تفصیل کے ساتھ ان کی علامتیں احادیث میں مذکور ہیں۔

تقریباً حدیث کی ہر کتاب میں حضرت مہدی کے بارے میں جو روایات آئی ہیں وہ ایک مستقل باب میں درج ہیں۔ شیخ جلیل الدین سیوطی نے حضرت مہدی کے بارے میں ایک مستقل رسالہ لکھا ہے جس میں ان تمام احادیث کو جمع کیا ہے۔ یہ ہر حضرت مہدی کے بارے میں آئی ہیں "الصف السورۃ فی اخبار المہدی" ہے (مترجم چکا ہے) نظام ستاری نے شرح عقیدۃ مسلمانینہ میں ان تمام احادیث کی تفسیر کی ہے اور ان کو خاص ترتیب سے بیان کیا ہے۔

(حضرات اہل علم شرح عقیدۃ مسلمانینہ، ص ۶۷، ج ۲ کی مراجعت کریں)

(۱) حدیث میں ہے کہ مہدیؑ کو ابراہیمؑ اور ادا قاطرؑ سے ان کے قبائل رسول

اللہ ﷺ المہدی من عترتی من اولاد ادا قاطر

(برورہ ابو داؤد ص ۵۵۵، ج ۲)

اور حضرت مہدی کے آل رسول اور اولاد ادا قاطرؑ سے ہونے کے بارے

میں روایات اس حد تک کثرت میں کہ حدیث قرآن تک پہنچ جاتی ہیں۔

(شرح عقیدۃ مسلمانینہ، ص ۶۹، ج ۲)

(۲) حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک ہرے اٹل دیوت میں سے ایک شخص عرب کا انکسار نہ ہو جائے۔ اس کا نام ہرے نام اور اس کے باپ کا نام ہرے باپ کے نام کی طرح ہوگا۔

(روزنامہ دوزخ و القوس ص ۷۷، ج ۲)

حضرت مہدی کے بارے میں اہل سنت کا عقیدہ

حضرت مہدی علیہ الرضوان کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے جو کچھ فرمایا ہے اور جس پر اہل حق کا اتفاق ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ اور عروہ کی اولاد سے ہوں گے اور نجیب المضر بنی سید ہوں گے جن کا نام مائی تھا اور والد کا نام عبد اللہ ہوگا۔ جس طرح صورت و سیرت میں وہ شاہاب کے مشابہ ہوتا ہے اسی طرح وہ عقل و شہادت اور اخلاق و شاکل میں آنحضرت ﷺ کے مشابہ ہوں گے، وہ بی بی بیٹھیں ہوں گے، دینی مان پرستی چارل ہوگی اور شہادت کا دعویٰ کریں گے۔ نشان کی صورت پر کوئی ایمان لائے گا۔

حدیث میں ہے ان کی بی بی کشادہ و برادران کی ناک اور اسے بکھا اٹھی ہوگی اور سچ میں سے کسی قدر بگٹی ہوگی۔

(روزنامہ دوزخ و القوس ص ۷۷، ج ۲)

حضرت مہدی علیہ الرضوان کے ظہور کی نشانیاں

حضرت ام سلمہؓ آنحضرت ﷺ کا رشتہ اہل کرتی ہیں کہ "ایک خلیفہ کی موت پر (اس کی جائگہ کے مسئلہ پر) اختلاف ہوگا تو اہل عدید میں سے ایک شخص بھاگ کر کہہ کر رہا جائے گا (یہ مہدی ہوں گے اور اس بات پر سے بھاگ کر کہہ آ جائیں گے کہ کہیں میں کو ظیفہ نہ رہا جائے) اگر لوگ ان کے کار کے بارے میں کو خلاف کے لئے منتخب کریں گے۔ چنانچہ اگر مسودہ نظام ہر امام کے درمیان (بیت اللہ شریف کے سامنے ان کے ہاتھ پر لوگ بیعت کریں گے۔"

"بھر ملک شام سے ایک لشکر ان کے مقابلے میں بھیجا جائے گا لیکن یہ لشکر "ایوانہ" ہائی جگہ میں ہو کہ وہ نہ کے درمیان سے ان میں دھنسا دیا جائے گا۔ پس جب لوگ یہ دیکھیں گے تو (ہر خاص و عام کو دور دور تک معلوم ہو جائے گا کہ یہ مہدی ہیں) چنانچہ ملک شام کے اہل اور اہل عراق کی جماعتیں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے بیعت کریں گی۔ پھر قریش کا ایک آدمی جس کی تعمیر ال قبیلہ انقلب میں ہوگی، آپ کے مقابلے میں کھڑا ہوگا۔ آپ انقلب کے مقابلے میں ایک لشکر بھیجیں گے وہاں یہ غالب آئے گا اور بنی ندری سے اس شخص کے لئے جو انقلب کے ہاں قسمت کی تقسیم کے موقع پر حاضر نہ ہو۔ پس حضرت مہدی علیہ الرضوان خود ہی تقسیم کریں گے اور لوگوں میں ان کے نبی ﷺ کی سنت کے موافق عمل کریں گے اور اسلام اپنی گردن ذمہ میں پڑا لے دے گا۔ (یعنی اسلام کو استقرار نصیب ہوگا)۔ خلاف کے بعد حضرت مہدی علیہ الرضوان سات

سال رہیں گے مگر ان کی وفات ہوگی اور مسلمانوں کی نماز، روزہ، حج میں گئے۔
 (یہ حدیث مشکوٰۃ شریف، ص ۱۷۴ میں ہے اور اس کے حوالے سے صریح ہے اور امام
 سیوطی نے المعروف ابوریثی آجڑاہندی ص ۱۷۴ میں اس کو اسی علی شیبہ رحمہ اللہ
 سے روایت کیا ہے۔)

حدیث میں ہے کہ حضرت مہدی علیہ الرحمون علیہ السلام کے ابوالکلام
 روئے زمین کو عدل و انصاف سے ابرویں گئے جس طرح وہ پہلے ظلم و ستم سے ابری
 ہوئے۔

حدیث میں ہے کہ جب حضرت مہدی علیہ الرحمون علیہ السلام سے کٹا نہیں
 گئے تو ان کو پہچان کر ان سے رحمت کریں گے اور اپنا ہوشیار بنائیں گے اور اس
 وقت غیب سے آیا ملا آئے گی:

هَذَا عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمَهْدِيُّ فَاسْمِعُوا لَهُ وَاطِيعُوا

ترجمہ: یہ خدا تعالیٰ کے خلیفہ مہدی ہیں ان کا حکم سنو اور ان کی اطاعت کرو۔

حضرت مہدی کا ظہور کب ہوگا اور وہ کتنے دن رہیں گے؟

قرآن و حدیث میں حضرت مہدی علیہ الرحمون علیہ السلام کے ظہور کا کوئی متعین
 وقت نہیں بتایا گیا۔ یعنی یہ کہ ان کا ظہور کس صدی اور کس سال میں ہوگا۔ البتہ
 احادیث مبارکہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ ان کا ظہور قیامت کی ان بڑی علامتوں کی
 ابتداء کی کڑی ہے جو بالکل قرب قیامت میں ظاہر ہوں گی اور ان کے ظہور کے بعد
 قیامت کے آنے میں زیادہ وقفہ نہیں ہوگا۔

حضرت مہدی کہاں پیدا ہوں گے؟ اس سلسلہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ایک روایت منقول ہے کہ مدینہ طیبہ میں ان کی پیدائش درجیت ہوگی، مکہ مکرمہ میں ان کی بیعت خلافت ہوگی اور بیعت المہدیٰ ان کی شہرت گاہ ہوگا۔ روایات و آثار کے مطابق جب ان سے بیعت خلافت ہوگی اس وقت ان کی عمر چالیس برس کی ہوگی۔ ان کی خلافت کے ساتویں سال کا دارہال فلاح گاہیں کھل کر ملنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔ حضرت مہدی علیہ الرضوان کے دو سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رفاقت میں گزریں گے اور پھر ان کی عمر میں ان کا سال ہوگا۔

تہجور کے بعد حضرت مہدی کے کارنامے

اہل سنت والجماعت کا نظریہ

اہل حق کا اس امر پر اتفاق ہے کہ قیامت سے پہلے حضرت مہدی ضرور آئیں گے، ان کی اس وقت پیدائش آئے اور تہجور کے بارے میں اہل سنت والجماعت کا کوئی اختلاف نہیں ہے، حضرت مہدی کی پیدائش اور آمد سے قبل دنیا میں جو ظلم و جور ہوگا، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اٹک کر میں آئے کے بعد برائے علاقہ میں، واصل و انصاف قائم کریں گے اور باغضانی کو بے حسرت و تہجور کر دیں گے اور اسی دور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے، جہاد اور دارہال فلاح کے قیام کے لئے میں حضرت مہدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا چہرہ راہ تہجد و تہجد کریں گے۔

اس کے علاوہ اور بے شمار روایات سے حضرت مہدی علیہ الرضوان کا
 کافروں کے خلاف جہاد کرنا اور روئے زمین کا پادشاہ ہونا ثابت ہے۔
 حدیث میں ہے:

”میں کی کھار سے غورچ بھگیں ہوں گی۔ میں کے زمانے میں کالے وہال کا
 خروج ہوگا اور وہ لکڑی وہال کے خاصرے میں گر جائیگا۔ ایک نماز فجر کے
 وقت وہال کو قتل کرنے کے لئے حضرت یحییٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے
 اور فجر کی نماز حضرت مہدی علیہ الرضوان کی اقتدا میں پڑھیں گے۔ نماز کے بعد
 وہال کا سر کاٹیں گے۔ وہ زمین بھاگ کھڑا ہوگا۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام اس کا
 تعاقب کریں گے اور اسے ہار لے کر لے کر دیں گے۔ وہال کا لشکر بچ جائیگا اور
 یہودیت، نصرانیت کا ایک ایک سنگ مٹا دیا جائے گا۔“

تا ظہرین غور کریں:-

کہ مرزا اسحاق علیہ السلام میں حضرت مہدی علیہ الرضوان کی صفات میں سے کوئی
 ایک معمولی وجہ کی علت ملے گی تو ہونی چاہئے جب ہی تو دھماکے مہدیہ چپاں
 ہوئے تھے، ورنہ صفات تو ہیں کافروں اور کمرہوں کی اور دعویٰ اور مہدی ہونے کا۔

مرزا کا مہدی ہونا محال ہے:-

اس لئے کہ حضرت مہدی کی جو صفات احادیث میں مذکور ہیں وہ مرزا
 میں قطعاً مستور ہیں۔ حضرت مہدی علیہ الرضوان حضرت مسیح علیہ السلام کی اولاد سے

ہوں گے جب کہ مرزا غفل اور پٹھان تھا، سید نہ تھا۔

حضرت مہدی علیہ الرحمہ ان کا نام تھی، نور والدہ کا نام مہداتھ اور والدہ کا نام آمنہ ہوگا، اس کے بر خلاف مرزا کا نام غلام احمد اور باپ کا نام غلام مرتضیٰ اور ماں کا نام چاندنی بی بی تھا۔

حضرت مہدی علیہ الرحمہ ان عرصہ منورہ میں پیدا ہوں گے اور پھر کہ آئیں گے، جبکہ مرزا صاحب نے بھی مکہ اور مدینہ کی شکل بھی نہیں دیکھی بلکہ ان کو یقین تھا کہ مکہ اور مدینہ میں اسلامی حکومت ہے وہاں سیلہ و خباب کے ساتھ وہی معاملہ ہوگا جو یہاں کے سیلہ کذاب کے ساتھ ہوا تھا، جیسا کہ مرزا صاحب کی تحریروں سے ظاہر ہوتا ہے اور اسی وجہ سے مرزا صاحب حج بیت اللہ اور زیارت مدینہ بھی نہ کر سکے، بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس شرف سے محروم ہی رکھا۔

حضرت مہدی علیہ الرحمہ ان دو بڑے زمین کے بادشاہ ہوں گے اور دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جبکہ مرزا صاحب تو اپنے چار بڑے گاؤں (کندیان) کے بھی چورہری نہ تھے۔ جب بھی زمین کا کوئی جھگڑا پیش آتا تو گرد اس چورہری پکوری میں جا کر اسکا ذکر کرتے خود فیصلہ لیں کر سکتے تھے ورنہ گرد نثار ہو جاتے۔

حضرت مہدی علیہ الرحمہ ان ملک شام میں جا کر وہاں کے لشکر سے جہاد و قتال کریں گے، اس وقت وہاں کے ساتھ ستر ہزار بیویوں کا لشکر ہوگا، حضرت مہدی علیہ الرحمہ ان اس وقت مسلمانوں کی فوج چار کریں گے اور دمشق کو فوجی مرکز بنائیں گے۔ مرزا صاحب نے وہاں کے کسی لشکر سے جہاد و قتال کیا؟ بلکہ ان کو تو دمشق اور بیت المقدس کا رکن بھی نہیں تھا۔

اس کے علاوہ احادیث میں یہ بھی حضرت مہدی علیہ الرضوان کے حلقے
 نور بھی بہت سے امور مذکور ہیں۔ جن میں سے کوئی ایک بھی مرزا صاحب پر منطبق
 نہیں ہوتا۔

کتاب حدیث میں سے حج بخاری اور حج مسلمہ حضرت مہدی علیہ الرضوان
 کے ذکر سے خالی ہیں۔ لیکن مگر کتب مستزاد میں فقہ مہدی کی روایتیں اس قدر کثیر
 ہیں کہ محدثین نے ان کا قواعد و تسلیم کیا ہے اور یہ مسئلہ انصافی ہے کہ بخاری اور مسلم
 نے احادیث صحیحہ کا انتخاب نہیں کیا، لہذا بخاری اور مسلم میں کسی حدیث کا نہ ہونا
 اس کے بغیر مستزاد ہونے کی دلیل نہیں۔ مسند احمد اور سنن ابی داؤد اور ترمذی وغیرہ میں
 اور ہنگاموں ایسی روایتیں ہیں جو بخاری اور مسلم میں نہیں ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی دو شخص ہیں

فقہ مہدی اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جو احادیث آئی
 ہیں ان سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ ہی مریم اور حضرت مہدی دو علیحدہ
 علیحدہ شخص ہیں۔ مہد صواباً نامکمل سے لے کر اس وقت تک کوئی اس کا قائل نہیں
 ہوا کہ جزل ہونے والا کسی اور ظاہر ہونے والا مہدی ایک ہی شخص ہوگا۔

صرف مرزا نے قادیان کہا ہے کہ عیسیٰ عیسیٰ ہوں اور میں ہی مہدی
 ہوں اور پھر اس کے ساتھ یہ بھی دعویٰ ہے کہ کرشن مہاراج بھی ہوں اور آریس کا
 بادشاہ بھی ہوں اور گراسودا بھی ہوں اور بیت لطف بھی ہوں اور حاکم بھی ہوں اور پھر

خود ہی مولود ہوں۔ ہمارا توفیق ہے کہ وہ سب یہ کہہ چیں مگر سلطان نہیں۔

احادیث میں ہے کہ یہ امر روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ حضرت یحییٰ اور حضرت مہدیؑ دو الگ الگ شخصیات ہیں۔

(۱) حضرت یحییٰ بن مریم علیہ السلام کے نبی اور رسول ہیں اور حضرت مہدیؑ امت محمدیہ کے آخری خلیفہ راشد ہیں۔ ان کا درجہ امت میں مجددِ عطاء کے نزدیک حضرت ابو بکر اور حضرت عمرؓ کے واسطے راشدین کے بعد ہے۔ امت محمدیہ میں سے صرف ان میری کوتاہ ہے کہ حضرت مہدیؑ کا درجہ امت میں حضرت ابو بکر و حضرت عمرؓ کے بعد ہے۔ ان سے بڑا کچھ ہے۔

وشرح عقیدۃ مسلمانین، ص ۸۸، ج ۳، شیخ جلال الدین سیوطی
فرماتے ہیں :

احادیث میں جو امور اجمالاً امت سے چکی جا رہے ہیں کہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے بعد مرتبہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمرؓ کا ہے۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت مریمؑ کے وطن سے انبیاء و مرسلین کے بعد
جبرائیل سے نبی اکرم ﷺ سے چھ سو سال پہلے نبی اسرائیل میں پیدا ہوئے اور
حضرت مہدیؑ آلِ رسول ﷺ سے ہیں۔ قیامت کے قریب مدینہ منورہ میں پیدا
ہوں گے۔ والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ ہوگا۔ اب صاف ظاہر ہے کہ
حضرت یحییٰ بن مریم اور حضرت مہدیؑ ایک شخص نہیں بلکہ دو الگ الگ شخص ہیں۔

احادیث متواترہ سے یہ ثابت ہے کہ حضرت مہدیؑ کا ظہور پہلے ہوگا اور
حضرت مہدیؑ رونے لگیں گی اور ان سے گریہ کریں گے۔ پھر ان کے بعد

حضرت یحییٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام جلال ہونے کے بعد
حضرت مہدی کے طرزِ عمل اور طرزِ حکومت کی قرآر دے گی۔

(کنز الدقائق، بحکم حبیبی علیہ السلام، ص ۱۶۴، ج ۲، من البحار)
اس سے بھی سالک ظاہر ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی
و علیہما السلام علیہما السلام ہیں۔

حضرت علی اکرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ حضرت مہدی مدینہ منورہ میں
پیدا ہوں گے۔ مدینہ منورہ ان کا مولد یعنی جائے ولادت ہوگا اور جائے ولادت
بیت المقدس ہوگا۔

اور بیت المقدس ہی میں حضرت مہدی عیادت پائیں گے اور وہیں مدفون
ہوں گے اور حضرت یحییٰ علیہ السلام حضرت مہدی کی نماز جنازہ پڑھائیں گے اور
حضرت یحییٰ علیہ السلام حضرت مہدی کے ایک عرسِ عیادت پائیں گے اور مدینہ
منورہ میں ولادتِ اقدس میں مدفون ہوں گے۔

(شرح عقیدۃ مسطورہ، ص ۸۱، ج ۲)

امامت میں ہے کہ حضرت مہدی دمشق کی جامع مسجد میں گج کی نماز
کے لئے بیٹھے پڑھائیں گے۔ ایک منارِ شرقی پر حضرت یحییٰ علیہ السلام کا
نزول ہوگا، حضرت مہدی حضرت یحییٰ کو کچھ کر بیٹھے سے ہٹ جائیں گے اور عرض
کریں گے کہ اے نبی اللہ! آپ امامت فرمائیں، حضرت یحییٰ فرمائیں گے کہ
تم ہی نماز پڑھاؤ یہ امامت تمہارے لئے کی گئی ہے۔ حضرت مہدی نماز
پڑھائیں گے اور حضرت یحییٰ علیہ السلام آپ کی اقتداء فرمائیں گے تا کہ معلوم

ہو جائے کہ وہ دوسل ہونے کی حیثیت سے نازل نہیں ہوئے بلکہ امت محمدیہ کے تابع اور محمد ہونے کی حیثیت سے آئے ہیں۔

(الغرف الخواری ص ۸۴، ج ۲، شرح الطیفۃ السطویہ، ص ۸۳، ج ۲)
 (۲) حضرت یحییٰ علیہ السلام انور الامیر کے ہوں گے اور حضرت مہدی انور
 وزیر کے ہوں گے اور دونوں کے حضور سے تمام کام انجام ملے پائیں گے۔
 (شرح طیفۃ سطرینہ، ص ۹۱، ج ۲، ص ۹۲)

ایک شبہ اور اس کا ازالہ:-

ایک حدیث شریفہ ای ہے کہ:

”لا مہدی الا عیسیٰ بن مریم“
 ”نکلی ہے کوئی مہدی مگر یحییٰ بن مریم“
 اس حدیث سے ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مہدی اور یحییٰ دونوں ایک ہی
 شخص ہیں؟

جواب: یہ ہے کہ اول تو یہ حدیث صحیح نہیں محدثین کے نزدیک یہ حدیث ضعیف
 اور غیر مستحکم ہے۔

دوم یہ کہ یہ حدیث ان بے شمار احادیث میں اور متواترہ کے خلاف ہے
 جن سے حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی کا دو الگ الگ شخص ہونا آفتاب
 کی طرح واضح ہے۔

اور اگر اس حدیث کو تھوڑی دیر کے لئے صحیح تسلیم کر بھی لیا جائے تو یہ کہا
 جائے گا کہ حدیث کے معنی یہ ہیں کہ اس وقت حضرت یحییٰ علیہ السلام سے بڑھ کر

کوئی شخص ہدایت یافتہ نہ ہوگا، کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی مرسل ہوں گے اور
حضرت مہدی علیہ السلام ہوں گے نبی نہ ہوں گے اور ظاہر ہے کہ طبری کی ہدایت
نبی اور رسول کی ہدایت سے انھیں اور اکمل نہیں ہو سکے گی۔ اس لئے کہ نبی کی
ہدایت مخصوص من انھما ہوتی ہے اور عصمت خاص انبیاء کا ہے جبکہ اولیاء مخلوط ہوتے
ہیں۔ چھکے حدیث میں ہے:

”الافس الاعلیٰ“ اس کا یہ مفہوم یہاں کیا ہوتا ہے ”کوئی جہاں شہادت
میں آئی کہ ہفتاد چھ کے برابر نہیں۔“

یہ سنی نہیں کہ دنیا میں سوائے علی کے کوئی جہاں نہیں۔ اسی طرح اس
حدیث کے یہ سنی ہوں گے کہ کوئی مہدی اور کوئی ہدایت یافتہ عصمت و خلیفہ اور
طوخرات میں عیسیٰ علیہ السلام کے برابر نہیں۔

(کنزانی طبرق التوریدی، ص ۸۵، ج ۲)

قال المدائنی فی اخبار المہدی لا یعارضہا غیر لا مہدی
الا عیسیٰ بن مریم لان المراد بہ کما قال القرطبی لا مہدی کمالاً
معصوماً الا عیسیٰ۔ (کنزانی فیہ القلیب ص ۷۹، ج ۶)

قال القرطبی و یحصل ان یکون قولہ علیہ السلام ولا
مہدی الا عیسیٰ ای لا مہدی کمالاً معصوماً الا عیسیٰ لان و علی
هذا تجميع الاحادیث و یرفع التعارض و قال ابن کثیر هذا الحديث
لیما یظهر فی بیدای النبی مخالف للاحادیث الواردة فی الیات
مہدی غیر عیسیٰ بن مریم و عند التأمل لا ینافیہا بل یکون المراد

من ذلک ان المہدی حق المہدی ہو عیسیٰ ولا یطی ذلک ان
 یكون غیرہ مہدیا ایضاً۔ انتہی۔ (العرف المودعی ص ۷۶، ج ۲)

اسم ربانی شیخ مہدالف ہائی کہنے ایک طویل کتاب میں تحریر فرماتے
 ہیں جس کا خلاصہ درج ذیل طریقہ ہے:

”تجارت کے علاقوں میں کی نسبت تجر ساق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خبر
 دی ہے، سب حق ہیں۔ ان میں کسی قسم کا اختلاف نہیں۔ یعنی آقا کا عادت کے
 برخلاف مغرب کی طرف سے طلوع ہوا، حضرت مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد،
 حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آسمان سے نازل ہونا، خروج و پہل اور باجریج و
 باجریج کا لکنا، خاتم الارض کا لکنا اور دھواں ہوا آسمان سے پیدا ہونا اور تمام
 لوگوں کو گھیر لے گا اور دناک خطاب دے گا اور لوگ بے قرار ہو کر کہیں گے کہ اسے
 ہمارے پورا گوارا اس خطاب سے ہم کو دور کر ہم ایمان لائے اور آخر کی عداست وہ
 آگ ہے۔ جو وحی سے نکلے گی، بعض نادان گمان کرتے ہیں کہ جس شخص نے اہل
 بیت میں سے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تو وہ حق مہدی موجود ہوا ہے، لیکن ان کے گمان
 میں مہدی گزر چکا ہے اور فوت ہو گیا ہے اور اس کی قبر کا پتہ دیتے ہیں کہ لڑاء میں
 ہے، اس کے برخلاف احادیث میں جو حدیث ثروت، بلکہ حدیث اتر تک پہنچی ہو، ان
 لوگوں کی تکذیب کرتی ہیں۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ نے جو علاقوں میں حضرت مہدی
 کی پناہ فرمائی ہے، ان لوگوں کے متفقہ شخص کے حق میں مطلقہ ہیں۔ احادیث
 نبوی ﷺ میں آیا ہے کہ مہدی موجود آئیں گے ان کے سر پر اور ہاتھوں میں
 ایک فرشتہ ہوگا جو پکار کر کہے گا، یہ شخص مہدی ہے، اس کی متابعت کرو۔ نیز رسول

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ: ”تمام زمین کے مالک چار شخص ہوئے ہیں، میں بھی
 سے دو، تم میں ہیں اور دو کا خزانہ و مقررین اور علیہاں مقررین میں سے ہیں اور مقررین
 و بخت خیر کا خزانہ میں سے، اس زمین کا پانچواں مالک میرے اہل بیت میں سے
 ایک شخص ہوگا۔“ یعنی حضرت مہدی علیہ الرضوان۔ نیز رسول اللہ ﷺ
 نے فرمایا ہے کہ: ”وہ چاقائی نہ ہوگی جب تک اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے
 ایک شخص کو صیوت نہ کرے گا، اس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا اس کے باپ کا
 نام میرے باپ کے نام کے موافق ہوگا۔ زمین کو جو وہ علم کی بجائے عدل و انصاف
 سے پر کر دے گا۔“ اور حدیث میں آیا ہے کہ: ”اس کا باپ ایک حضرت مہدی کے
 خدا کا رہیں گے اور حضرت یحییٰ علیہ السلام ان کے زمانہ میں نزول فرمائیں گے اور
 حضرت مہدی علیہ الرضوان وہاں کے قتل کرنے میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کے
 ساتھ موافقت کریں گے اور حضرت مہدی علیہ الرضوان کی سلطنت کے زمانہ
 میں زمانہ کی عادت اور خوبیوں کے حساب کے برخلاف ہمارے دشمن کی چاروں
 تاریخ کو سونچ کر ان اور اولیاء میں چاروں کر ان لگے گا۔“

فکر انصاف سے دیکھا جائے کہ یہ علامتیں اس مردہ شخص میں موجود ہیں
 یا نہیں، ان کے علاوہ اور بھی بہت سی علامتیں ہیں جو غیر سابق علیہ الصلوٰۃ والسلام
 نے بیان فرمائیں ہیں۔

علامہ ابن حجر نے مہدی مختصر کی علامات میں ایک رسالہ لکھا ہے، جس
 میں دو سو تک علامتیں لکھی ہیں۔ جی تواری اور جہالت کی بات یہ ہے کہ مہدی
 موجود کا حال واضح ہونے کے باوجود ملک گمراہ ہوا ہے۔

“هذه هم الله سبحانه الي سواء الصراط”

”انقلابیوں کو یہ سمجھانے کی ضرورت ہے۔“

(مستقل از ترمینال کویته تا ۳۰۰ کیلومتر به سمت جنوب)

والهم دعوا إلى التمسك بالله رب العالمين وعلى الله تعالى

على غير خلقه سيدنا وعزلانا محمود عظيم الانبياء والمرسلين وعلى آله
و اصحابه الطيبين و غلبنا معهم يا ارحم الراحمين.

ختم نبوت اکیڈمی (لندن)

مختصر تعارف

قصر نبوت پر نقب لگانے والے داعیانِ دوہر نبوت سے لیکر دوہر حاضر تک مختلف اعداد کے ساتھ وجود میں آئے لیکن اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت کا تاج صرف اور صرف آیت اور محمد اللہ کے بیٹے محمد مصطفیٰ علیہ وسلم ہی کے سر پر پہاڑ اور دیگر عیاں نبوت مسیحا کذاب سے لیکر مسیحا قادیان تک سب کو اکٹیل و رسوا کیا، اُمت کے ہر طبقہ میں ایسے اٹھاس مختب کئے جنہوں نے ختم نبوت کے دفاع میں اپنی جانوں تک کے نذرانے دیے اور شب و روز اپنی تلواروں اور صلیبیوں کو فضائل اللہ تعالیٰ ناموس و رسالت و ختم نبوت کے مقدس رشتے کے ساتھ شلک کر دیا۔

ختم نبوت اکیڈمی (لندن) کے قیام کا مقصد بھی منجملہ انی افرائض و مقاصد پر محیط ہے، چنانچہ عالمی سطح ختم نبوت ”حضرت محمد الرحمن علیہ تعالیٰ“ نے ختم قادیانیت کی افغانی اور تعاقب کے لئے جس طرح اپنی زندگی کو اس کاوش کے لئے وقف کیا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں، انہی کی اٹھک محنت و کاموں سے اکیڈمی کا وجود منظر پر ہوا، اللہ تعالیٰ اس ادارہ نے عالمی سطح پر ختم نبوت کے دفاع کو مضبوط کیا ہے، مختار یہ مسائل، ہر اند اور اعتراضات کے ذریعہ مسلمانوں کو ختم قادیانیت اور ان کی ریشہ داندوں سے باخبر کیا اور ہر سطح پر ایسے فنکاروں کی سرکوبی کی جنہوں نے ختم نبوت پر قد و ثمن لگانے کی کوشش کی، اللہ تعالیٰ اس ادارہ کو اخلاص کے ساتھ مزید ترقیاں نصیب فرمائے۔

KHATM-E-NUBUWWAT ACADEMY

P.O.Box 42244, London E78XL, Forest Gate U.K.

Ph. # 020 84714434 Mobile # 07889054548